81994 ـ عورتوں كى مشابہت كرنے كى محبت ميں مبتلا شخص

سوال

دينى امور كا التزام اور نفل و نوافل كا خيال ركھنے، اور حسب استطاعت اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرنے والا شخص بچپن سے ہى ايك بيمارى كا شكار ہے، كہ وہ عورتوں جيسا لباس پہن كر اپنى خواہش پورى كرنے كا عادى ہے، كيا وہ اس فعل كى بنا پر گنہگار ہے ؟
دين كا التزام كرنے كى بنا پر بالفعل وہ اس بيمارى سے رك گيا، ليكن ابھى تك اس كى سوچ عورتوں كے ماتحت ہے اور ان سے مشابہت اختيار كرنے كے ساتھ منى يا مذى خارج ہونے كا امكان بھى ہے، تو كيا اس سے گناہ ہو گا ؟
اور كيا بغير انزال كے صرف افكار و سوچ سے بھى گناہ ہوتا ہے ؟
اور اگر اس كا حل شادى ہے تو كيا وہ اپنى بيوى كو بتا دے ، يا اگر بيوى موافق ہو تو كيا اس كے ساتھ مشابہت وغيرہ كر سكتا ہے ؟
آپ سے گزارش ہے كہ تفصيلى جواب ديں، اللہ كى قسم كتنى بار وہ اس سے توبہ كر چكا ہے، ليكن اس كا نفس پھر غالب آ جاتا ہے، اور غالبا وہ شہوت اس ميں صرف كر رہا ہے، ہميں معلومات فراہم كريں، اللہ كى قسم مجھے اپنے دين كا خطرہ پڑ گيا ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ہمارى شريعت ميں مردوں كا عورتوں سے اور عورتوں كا مردوں سےمشابہت كرنا حرام ہے، بلكہ اس كى بہت سخت ممانعت آئى ہے، حتى كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ان افراد پر لعنت فرمائى ہے جو فطرت كى مخالفت كرتے ہيں جس پر اللہ تعالى نے انہيں پيدا فرمايا ہے.

ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مردوں ميں سے عورت بننے والے مردوں اور عورتوں ميں سے مرد بننے كى كوشش كرنے والى عورتوں پر لعنت فرمائى، اور فرمايا: انہيں اپنے گھروں سے نكال كر دو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5885).

بلاشك و شبہ مرد کا عورت اور ہیجڑا بننے کے سب سے زیادہ واضح مظہر میں مرد کا عورتوں جیسا لباس پہننا اور عادات و حرکات میں عورتوں کی تقلید کرنا ہے.

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت جیسا لباس پہننے والے مرد اور مرد جیسا لباس پہننے والی عورت پر لعنت فرمائی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4098) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود اور امام نووی رحمہ اللہ نے المجموع (4 / 469) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں میں سے مرد بننے والی عورت پر لعنت فرمائی "

سنن ابو داود حدیث نمبر (4099) امام نووی رحمہ اللہ نے المجموع (4 / 469) میں اسے حسن اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مناوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اس حدیث میں جیسا کہ امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں: مردوں کا عورتوں سے مشابہت اختیار کرنے کی حرمت پائی جاتی ہے، اور اسی طرح اس کے برعکس عورتوں کا مردوں سے مشابہت اختیار کرنے کی حرمت بھی؛ کیونکہ جب لباس میں مشابہت اختیار کرنی حرام ہے، تو پھر حرکات و سکنات اور اعضاء میں تصنع اور بناوٹ اور آواز میں مشابہت اختیار کرنا بالاولی حرام اور قبیح ہے.

اس لیے مردوں کے لیے عورتوں کے ساتھ اور اس کے برعکس عورتوں کے لیے مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا حرام ہے، بلکہ اس فعل کی سزا میں لعنت ہونے کی بنا پر ایسا کرنےوالا فاسق ہو جائیگا " انتہی.

دیکھیں: فیض القدیر (5 / 343).

جب یہ ثابت ہو چکا تو ہمیں یہ علم ہوا کہ اس قسم کے " ہم جنس پرستی " عمل اور فعل شریعت میں حرام ہے، بلکہ یہ کبیرہ گناہ میں شامل ہوتا ہے، اس لیے نہ تو یہ عمل خود کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اپنی بیوی کے ساتھ ایسا کرنا جائز ہے؛ کیونکہ جب فطرت پر اللہ تعالی نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اس کی مخالفت کا نتیجہ ہلاکت و خرابی اور فساد کے علاوہ کچھ نہیں.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے مرد میں مردانگی کی وہ صفات پیدا کی ہیں جو عورتوں کے لباس کا متحمل نہیں ہیں، اور نہ ہی عورتوں جیسے اعمال کی مشابہت اختیار کرنے کا متحمل ہیں.

بلاشك و شبہ جو شخص ہیجڑا پن اختیار کرنا چاہتا ہے، بلکہ وہ اس سے خوش ہوتا اور تفریح حاصل کرتا ہے، اور اسے اپنی خواہش پوری کرنے کا ذریعہ اور حق محسوس کرتا ہے، یقینا وہ ان مریضوں میں شامل ہوتا ہے جنہیں ڈاکٹروں نے ہم جنس پرستی کا مریض شمار کیا ہے، اور وہ اسے " fetish " کا نام دیتے ہیں، اور اس طرح کی حالت کے علاج کے لیے ان کے پاس کئی قسم کے عملی اور سلوکی پروگرام ہیں جو ایسے مریضوں کے سامنے رکھے جاتے ہیں.

اس مرض میں مبتلا شخص کو چاہیے کہ وہ نفسیاتی مرض کے ڈاکٹر کے پاس جا کر چیك اپ کروانے میں کوئی شرم محسوس مت کرے، تا کہ وہ اس بیماری کے علاج کی نگرانی کر سکے.

ہم تو صرف یہی کر سکتے ہیں کہ اسے اللہ کی یاد دلائیں، اور اس برے وسوسے سے چھٹکارے کے لیے دینی مانع اور رکاوٹ کو ایجابی اور مؤثر عامل بنائیں، اور اسے ہیجڑوں پر اللہ کی ناراضگی کو اپنے ذہن میں رکھنا چاہیے، اور یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی ان کے حالات کا خوب علم رکھتا ہے، اور یہ دنیا چند دنوں کی زندگی ہے جو بہت ہی جلد بذاتہ ختم ہو جائیگی، اور بندے کے عمل اور آخرت کے لیے کوشش ہی باقی رہےگی.

اور ہم اسے یہ کہتے ہیں کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالی سے مدد مانگے اللہ سب سے بہتر مدد کرنے والا ہے، اور پھر جب بندہ اپنی دعاء میں سچائی و صدق اور اخلاص پیدا کرے اور اللہ کے سامنے گڑگڑائے اور التجاء کرے تو اللہ تعالی بھی اس کےصدق کی بنا پر اس کی دعا قبول کرتا اور اس کی مشکل و شکایت کو دور کر دیتا ہے، لیکن دعاء میں صداقت کے لیے صدق اسباب ضروری ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ کوشش و صبر اور حرص بھی کرنی چاہیے تا کہ مکمل شفایابی تك پہنچا جا سکے، اور اس حرام اور بری عادت سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکے، اور اسے اس کوشش و صبر کا اللہ تعالی کے ہاں اجر و ثواب حاصل ہو گا.

اس بیماری اور میلان نسوانی سے چھٹکارا حاصل کرنے کا سب سے بہترعلاج شادی ہے؛ جو سلیم اور حلال جنسی تعلقات قائم کرنے کا دروازہ کھولتی ہے، اس شادی کے انتظار کے لیے اسے اپنے اوقات کو عبادات اور فائدہ مند عادات میں گزارنا چاہیے تا کہ اس کا نفس خواہش اور شہوات سے بچ سکے.

اور اس کے ساتھ ساتھ اسے روزے رکھنے کی حرص و کوشش کرنی چاہیے، کیونکہ روزہ ایك ایسی چیز ہے تو ارادہ کو کنٹرول کرتا ہے، اور پھر اسی سلسلہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بھی ہے:

" اور جو کوئی شادی کی استطاعت نہ رکھے تو اسے روزہ رکھنا چاہیے، کیونکہ یہ اس کے لیے ڈھال اور بچاؤ ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1905) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400).

اور اس میں سب سے اہم اور ممد و معاون اشیاء میں حدود اللہ اور اللہ کے احکام کا خیال رکھنا، اور لوگوں کے ستر دیکھنے سے اپنی نظر کو محفوظ رکھنا، اور اپنے آپ کو شہوات کی تمنا کرنے سے روکے رکھنا شامل ہیں، کیونکہ حرام چیز کو دیکھنا ہی سب سے بڑی مصیبت ہے، اور یہی چیز انسان کو بری عادات کی طرف لے جاتی ہے، جو بعض ہم جنس پرست دیکھتے ہیں.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" کیونکہ نظر بہت خطرات پیدا کرتی ہے، پھر (حرام دیکھنا) سوچ میں خطرات پیدا کرتی ہے، اور شہوت کی سوچ بھی لاتی ہے، اور پھر اس کے بعد اراد شہوت کو پیدا کرتی ہے، اور پھر یہ قوی ہو کر پختہ عزم بن جاتی ہے، جس کی بنا پر برا فعل واقع ہو جاتا ہے، اور کوئی ایسی چیز ضرور ہونی چاہیے جس سے کوئی مانع ضرور ہونا چاہیے، اسی سلسلہ میں کہا گیا ہے:

نظریں نیچی رکھنے پر صبر کرنا، اس کے بعد پہنچنے والی تکلیف سے زیادہ آسان ہے " انتہی.

دیکھیں: الجواب الکافی (106).

اور یہ بھی علم میں ہونا چاہیے کہ اس قسم کی ہم جنس پرستی کا سوچنا لازم اور ضرور اس پر عمل کرنے کنطرف لے جاتا ہے، اس لیے اسے ایسی سوچ سے دور رہنا ضروری ہے، بلکہ وہ اپنی اس لذت کو مباح طریقہ سے اپنی بیوی سے حاصل اور پوری کرے اور اسے اس بری عادت کے ساتھ پوری کرنے پر معلق نہیں رکھنا چاہیے، کیونکہ یہ شیطانی وسوسہ ہے، اور بلاشك و شبہ سب سے زیادہ اور پوری لذت وہی ہے جو اس فطرت کے موافق ہے جس

فطرت پر اللہ تعالی نے لوگوں کو پیدا فرمایا ہے.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کی صحیح راستے کیطرف راہنمائی فرمائے.

واللہ اعلم .